رسائل ومسائل

رضاعتِ کبیر

جناب ملک غلام علی صاحب

سوال پچھلے ماہ کا "اردو ڈائجسٹ" جو کہ اگست کا شمارہ اور شہیدِ پاکستان نمبر تھا اس میں ایک مضمون حضرت عائشہؓ کے نام سے جناب حافظ افروغ حسن نے شائع کروایا۔ اس میں انہوں نے حضرت عائشہؓ کی سیرتِ طیبہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا جو کہ ہم جیسے کم علم لوگوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوا، لیکن اس میں جناب حافظ صاحب صفحہ ۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اُم المومنین حضرت عائشہؓ کا مسلک تھا کہ اگر ایک بالغ لڑکا کسی عورت کا دُودھ پی لے تو اُس عورت اور اس کے متعلقین کے ساتھ رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ بہت سے لڑکوں کو اپنی بہنوں اور بھانجیوں کا دُودھ پلواتی تھیں تاکہ خود اُن کی رضاعی خالہ اور نانی بن جائیں۔ اور وہ پردہ کی پابندیوں سے آزاد ہو کر آزادی سے اُن کے پاس آکر کسبِ فیض کر سکیں۔"

محترمی اس پورے فقرے کی سمجھ نہیں آئی۔ صرف اس کی وضاحت کی خاطر آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ کیونکہ یہ فقرہ پڑھ کر جو سوالات ذہن میں آتے ہیں اُن کی وضاحت ہو سکے۔ کیا بالغ لڑکے کے سامنے سینہ کھولنا اور اُسے دُودھ پلانا جائز ہو سکتا ہے؟ کیا اس طرح نسبی رشتوں کے مانند احکام جاری ثابت ہو سکتے ہیں۔

جواب: "اردو ڈائجسٹ" شمارہ اگست ۱۹۸۹ء صفحہ نمبر ۵۰ پر شائع شدہ حضرت

حضرت عائشہؓ سے متعلق مضمون کا جو اقتباس آپ نے نقل کیا ہے، اُسے پڑھ کر افسوس ہوا۔ ہماری قدیم کتابوں میں ہر طرح کے واقعات و مباحث درج کر دیئے گئے ہیں، لیکن ان میں سے ہر واقعہ ایسا نہیں ہے جسے جوں کا توں نقل کر دینا آج کے دَور میں ضروری یا مفید ہو، بالخصوص ایسے واقعات جن کا فقہی احکام و مسائل سے براہ راست تعلق ہو، ان کے اندراج میں بڑی تحقیق، احتیاط اور چھان بین کی حاجت ہوتی ہے۔ بسا اوقات بلاضرورت ایک بات مجمل و مبہم طریق پر یوں بیان کر دی جاتی ہے کہ اس میں افادیت کے بجائے اعتراضات و اشکالات کے پہلو نمایاں تر ہو جاتے ہیں۔ آپ نے جو اقتباس دیا ہے، اُس کی بھی میرے نزدیک یہی صورت ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اُردو ڈائجسٹ جیسے ماہنامے میں یہ مسئلہ مذکور نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ بہرکیف مَیں اس بارے میں اختصار کے ساتھ چند کلمات پیش کرتا ہوں۔

حضرت عائشہؓ کا جو مسلک منقولہ عبارت میں پیش کیا گیا ہے، وہ ان کی جانب منسوب تو کیا جاتا ہے، لیکن کتاب و سنّت کی کسی نصِ قطعی سے اس کی تائید یا جواز فراہم نہیں ہوتا بلکہ قرآن و حدیث کی نصوص اس کے معارض ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جمہور اُمّت کی رائے اس مسئلے میں حضرت عائشہؓ سے مختلف ہے۔ اِس سلسلے میں جو واقعہ مولانا سید سلیمان ندوی نے سیرت عائشہؓ ص ۲۳۶ پر بیان فرمایا ہے، وہ درجِ ذیل ہے:

> حضرت ابو حذیفہؓ صحابی کے ایک نابالغ غلام سالم تھے جو مولی ابو حذیفہؓ کی نسبت سے مشہور ہیں، وہ اپنے آقا کے گھر میں رہتے تھے اور زنانہ میں آمد و رفت رکھتے تھے۔ حضرت ابوحذیفہؓ کی بیوی سہلہ بنت سہیل کا ان سے پردہ نہ تھا۔ جب سالم بالغ ہوئے تو حضرت ابوحذیفہؓ کو اپنی بیوی کا اُن سے پردہ نہ کرنا پسند نہ آیا۔ وہ بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئیں کہ یارسول اللہ! اب سالم بالغ ہوئے ہیں، مَیں سمجھتی ہوں کہ میرا اُن کے سامنے آنا ابوحذیفہؓ کو ناگوار ہے۔ فرمایا: سالم کو اپنا دُودھ پلا دُو تو ابوحذیفہ کی یہ ناگواری دُور ہو جائے گی۔ اس واقعہ کی بنا پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مسلک یہ تھا کہ بالغ لڑکے کو بھی اگر کسی عورت نے دُودھ پلایا تو رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی۔ لیکن دیگر ازواجِ مطہرات

نے اس اجازت کو مخصوص حضرت سالمؓ اور حضرت ابوحذیفہؓ کی بیوی کے متعلق سمجھا اور اس حکم کو عام نہیں مانا۔

امام نوویؒ نے بھی صحیح مسلم کی شرح میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام صحابہؓ، تابعین اور علمائے امصار نے حضرت عائشہؓ کے مسلک سے اختلاف کرتے ہوئے دو سال اور تین سال کے درمیان کی عمر میں رضاعت سے حرمت کو لازم قرار دیا ہے۔ اس سے زیادہ عمر ہو جانے پر رضاعت سے حرمت جمہور علمائے اُمت کے نزدیک ثابت نہیں ہوتی، نہ اس سے پردے کے احکام تبدیل ہو سکتے ہیں۔

صحیح مسلم، کتاب الرضاع میں خود حضرت عائشہؓ سے ایک صحیح حدیث مروی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حرمتِ رضاعت صرف شیرخوارگی کی عمر ہی میں دودھ پینے سے واقع ہوتی ہے۔ جب کہ بچہ دودھ کے لیے طلب محسوس کرتا ہے۔ وہ حدیث درج ذیل ہے:

> حضرت مسروقؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جب کہ میرے پاس ایک شخص بیٹھے تھے تو میں نے آنحضورؐ کے چہرہ مبارک میں ناراضی کے آثار دیکھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: انظرن اخوتکن من الرضاعة فانما الرضاعة من المجاعة (اپنے رضاعی بھائیوں کے معاملے میں دیکھ بھال کر لیا کرو! رضاعت فقط دودھ کی فطری بھوک یعنی شیرخوارگی کے زمانے ہی میں ثابت ہوتی ہے)۔

سالمؓ حضرت ابوحذیفہؓ کے منہ بولے بیٹے اور آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کی گھر میں آمد و رفت ناگزیر اور بچپن ہی سے جاری تھی، جسے روک دینا عملاً محال و دشوار تھا۔ اس لیے آنحضورؐ نے اس گھرانے کے خاص حالات کے پیش نظر یہ صورت تجویز فرمائی تھی کہ سالم کو حضرت ابوحذیفہؓ کی اہلیہ اپنے دودھ کے چند قطرے پلا دیں۔ اس کے لیے سینہ کھولنا اور جسم کا برہنہ کرنا ضروری نہیں تھا۔ یہ ہو سکتا تھا کہ دودھ کی قلیل مقدار کسی شیشی، پیالی وغیرہ میں نچوڑی جائے اور پلا دی جائے۔ چنانچہ امام نوویؒ نے حضرت ابوحذیفہؓ کی اہلیہ حضرت سہلہؓ بنت سہیل کے

بارے میں قاضی عیاض کی بیان کردہ یہی توجیہہ و تاویل شرح مسلم میں نقل فرمائی ہے۔ الفاظ یہ ہیں: قال القاضی لعلها حلبته ثم شربه من غیر ان یمس ثدیها ولا التقت بشرتهما وھذا الذی قاله القاضی حسن (قاضی عیاض کہتے ہیں کہ غالباً ابو حذیفہؓ کی بیوی نے اپنا دودھ نچوڑ لیا ہوگا اور سالم نے اسے پیا ہوگا، بغیر اس کے کہ سینے کو چھوئے یا دونوں کا جسم ایک دوسرے کو مس کرے اور قاضی عیاض کی بیان کردہ توجیہہ پسندیدہ ہے۔

بہر کیف حضرت ابو حذیفہؓ کے گھر والوں کا واقعہ ایک بالکل استثنائی واقعہ ہے۔ یہ کتاب و سنت کے اس محکم و منصوص اصول میں ترمیم و تنسیخ نہیں کر سکتا کہ حرمتِ رضاعت صرف شیر خوارگی کی عمر ہی میں دودھ پینے سے واقع ہوتی ہے اور پردے اور مناکحت کے احکام اسی سے ثابت ہوتے ہیں۔

مکاتیب حضرت مولانا محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ

بانی مدرسہ "جامعہ عربیہ" گوجرانوالہ

حضرت مولانا محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کا مجموعہ ترتیب دیا جا رہا ہے۔ مولانا مرحوم کے احباب، متوسلین اور تلامذہ سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس مولانا کا کوئی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ خط ہو تو از راہِ کرم اس کی فوٹو سٹیٹ نقل مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

مولانا حافظ محمد انور قاسمی - مہتمم جامعہ عربیہ - جی ٹی روڈ گوجرانوالہ